مسلمانان بنگالہ کي تعليم و تربيت

اور

مدرسجات اور

حاجي محمد محسن کے روپے

کي طرف گورنمنٹ کي توجہ اور انتظام کي کيفيت

سنہ ۱۸۷۳ ع

مولوي عبد الروف صاحب مترجم



اشتہار

بنگالہ کے مسلمانون کي تعليم و تربيت پذيري مين جو قصور اور اتمامي هى اوسکے ملاحظہ سے سابق گورنر جنرل جناب معلی القاب لارڈ ميو صاحب بہادر کو نہايت تاسف تها چنانچہ سنہ ۱۸۷۱ع کو صاحب ممدوح نے لوگون کو اس امر کي طرف متوجہ کيا اور يہہ بهي بہ تاکيد رمايا کہ حاجي محمد محسن هوگلوي کا جسقدر وقف امور تعليم و تربيت کے لئے هى وہ مسلمانون هي کي تعليم کي ترقي مين صرف هونا چاهئے اکہ وہ لوگ فن قانون داني اور مساحت اور خدمت سرکاري مين ويساهي روغ پيدا کرين جيساکہ اونکے هم وطن هندوؤن کو حاصل هى *

اتنے مين جناب نواب سر جارج کمپبل صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر نگالہ نے بهي يہہ بندوبست فرمايا کہ شرقي بنگالہ کے ضلعون مين جہان سلمان بکثرت هين عربي اور فارسي کے معلم مکتبون مين مقرر کئے جائين ور جب جناب معلی القاب لارڈ ميو صاحب بہادر کے اوپر کے لکہے هوئے حکام جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر بنگالہ کے پاس پہنچے تب صاحب بہادر نے يہہ قصد کيا کہ حاجي محمد محسن کے روپے هوگلي کالج مين خرچ نہون بلکہ وہ مسلمانون کے مدرسون مين اور اون امور کي ائدہ مين جنسے زبان انگريزي مين مسلمانون کي تعليم و تربيت معقول وسکے صرف کئے جائين جناب معلی القاب لارڈ نارتهہ بروک صاحب بہادر نے اس درخواست کو منظور فرماکر اونکي تعليم کي تائيد کے لئے مسٓ چاس هزار روپے عطا فرمائے *

اب یہہ امر فیصل پا گیا هی کہ تعلیم و تربیت کے باب مین حاجي محمد محسن کا جو وقف هی اوسکي کل آمد اور مدرسۂ عالیۂ کلکتہ کے کل روپي صرف مسلمانون کي تعلیم مین صرف کئے جائین * مدرسۂ عالیۂ کلکتہ کے علاوہ هوگلي اور ڈھاکہ اور رامپور بوالیا اور چاٹگام مین مدرسے قائم کئے جائینگے اور ان مدرسون مین عربي اور فارسي اور فقہ اسلام کي پڑھائي هوگي اور هر مدرسہ کے متعلق ایک رهنے کا مکان بھي هوگا جہان مسلمان کے لڑکے معتبر اور اچھے مولوي کي نگہہ باني مین رهسکینگے * معمولي رهنے والون کو قریب تین روپي کے بوجہ خوراکي دینا پڑیگا مگر کچھہ قدر غربا کے لڑکے مفت رهسکینگے بشرطیکہ اونکے اطوار اچھے هون اور وہ پڑھنے لکھنے کي طرف اچھي طرح توجہ رکھتے هون؛ هوگلي یا ڈھاکہ یا رامپور بوالیا یا چاٹگام کے سرکاري مدرسہ یا مکتب کا جو طالب العلم خوش اطوار هوگا اوسکے لئے اوسکے اسکول فیس یعني مکتب مین داخل رهنے کے روپي کي دو تہائي حاجي محمد محسن کے روپي سے دیئے جاوئینگے اور مسلمان کے لڑکون کے لئے کئي جاگیرین مشاهرہ کي مقرر کي جائینگي جو حاجي محمد محسن کے روپي سے ملا کرینگي * اور شرقي بنگالہ کے نو بڑے بڑے اضلاع کے لئے جہان مسلمان بہت زیادہ رهتے هین مبلغ کثیر بخشا گیا تا کہ غریب مسلمان طلبہ کے اسکول فیس کے ادا کرنے مین تائید هو اور عربي اور فارسي کے معلمون کي تنخواہ کا کسیقدر حصہ سربراہ کیا جاے * یہہ سب انتظام آیندہ اپریل مہینے کو عمل مین آئینگے *

گورنمنٹ کے احکام کے ترجمے اس اشتہار کے شامل شرقي اور شمالي بنگالہ کے مسلمانون کے درمیان دورہ کرائے گئے امید هی کہ شرفاے ذي علم اهل اسلام مین سے ان مدرسون کي کمیٹیون مین شریک رهکر کام انجام دیا کرین اور ایسي تائید کرین جس سے حاجي محمد محسن کے روپي بنگالہ کے غریب مسلمانونکے بہترین فائدون مین صرف هوسکین * شرقي

بنگاله میں بہت سے شرفاي اهل اسلام صاحب دولت و سخاوت هیں جو
بایں بشرط پسند کرنے اوس منصوبه کے جو سرکار نے مسلمانونکي ترقي
علیم و تربیت کے بارے میں کیا نئے مدرسون میں مشاهرة کي جاگیر
ے سکیں یا معلم بڑھا سکیں یا اور طرح پر اونکے غریب هم وطنون کي
یسي تائید کریں جس سے اونکو زندگي میں کامیابي حاصل کرنے کي
یاقت پیدا هو اور وہ اون زبانون اور علم ادب کو دیکھه سکیں جو تمام
مسلمانون کے میراث هیں *

(دستخط) سي • برنارڈ

اکٹنگ سکریٹري گورنمنٹ بنگاله

فهرست کاغذات جو اس اشتهار کے ساتهه مشتهر کئے گئے *

احکام جناب معلی القاب نواب نائب السلطنت بہادر هند جو که
بعد ملاحظه رپورٹ بابت تعلیم و تربیت اهل اسلام کے هندوستان کے
بہت سے حصون میں ـ صادر هوئے *

احکام جناب معلی القاب نواب نائب السلطنت گورنر بہادر اوپر
تحریکات جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر درباب صرف کرنے حاجي
محمد محسن کے روپے کے اور ترقي تعلیم و تربیت اهل اسلام کے *

احکام جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگاله در باب تقرر تین نئے
مدرسون کے اور تائید کرنے غریب مسلمانون کے اونکے اطفال کي
تعلیم و تربیت میں *

جناب معلی القاب نواب نائب السلطنت بہادر ہند کے احکام جو اہل اسلام کی تعلیم کے امر میں صادر ہوئے

نمبر - ۷
قرارداد

۷ ساتوین اگست سنہ ۱۸۷۱ع کو گورنمنٹ ہند نے ہندوستان کے مسلمان باشندون کی تعلیم و تربیت کی کیفیت کی نسبت ایک قرارداد صادر کیا تھا جسمین بعد اظہار تاسف اس امر کے کہ ایسی ایک بڑی جماعت ہمارے ضابطۂ تعلیم مین شرکت کرنے سے الگ رہین جناب معلی القاب نواب ارل میو صاحب بہادر باجلاس کونسل نے اپنی مرضی یون ظاہر کی تھی کہ تمام مکتبون اور مدرسون مین مسلمانون کی علمی اور دیسی زبانون کی زیادہ تر تائید ایک مقرر قاعدے کے بموجب کی جاے چنانچہ یہہ قرار داد تمام لوکل گورنمنٹون اور حکومتون مین وہان کے حاکمون کی راے اس امر مین دریافت کرنے کے لیئے دورہ کیا گیا تھا کہ کیا کیا تدبیرین اس غرض کی ترقی کے واسطے از روے اصلاح و ترمیم اون طریقون اور وسیلون کے جنکے ذریعے سے تعلیم کرنا مناسب ہی اختیار کرنی چاہئین تا کہ اعلی درجے کے علوم و فنون کے حاصل کرنے مین مسلمانون کو زیادہ تر رسائی ہوسکے اور ساتھہ اسکے ہمارے سررشتۂ تعلیم عام کے ضروری اصولون مین فرق نہ آئے اور ان باتون مین خاص کرکے راے اور صلاح پوچھی گئی کہ آیا ایک دیسی فن ادب کے ایجاد کرنے مین سرکار کی تائید چاہئے یا نہین اور آیا یونیورسٹی کے طریقۂ تعلیم مین عربی اور فارسی پر زیادہ تر لحاظ کیا چاہئے یا نہین *

۲ ـــ جو جو ریپورٹ بالفعل کل صوبجات برٹش انڈیا سے پہنچے ہین اوس سے تمام سلطنت مین مسلمان کی تعلیم و تربیت کی

یا کیفیت هی - بخوبي ظاهر هوتي هی اور ان رپورٹون مین بہت
چھہ مباحثے اسي بارے مین هین که کہانتک اور کس نہج پر ایسے نئے
نظام عمل مین لانا چاهئے جو لوگونکي احتیاج اور گورنمنٹ کے کار لازم
، نہایت موافق هون * اولا اوس مقام کو بیان کرنا جو هر گورنمنٹ کئي
بیر تعلیمي مین مسلمانون کي تربیت و تعلیم کے لئے بالفعل مخصوص
ا گیا هی اور اوسکے بعد اون تدبیرون کا مختصر ذکر کرنا جو اصلاح و ترقي
، لئے تجویز هوئی هین مناسب معلوم هوتا هی *

۳ — سنه ۱۸۷۱ ع کے قرارداد مین تعلیم و تربیت ابتدائی کے
ب مین کوئی بیان صریح نہین هی گو اوس سے چشم پوشي نہین کي
ي تهي مگر جن حاجتون اور عیبون کي تلافي کرني تهي وہ سرکاري تعلیم
، اوپر کے درجون مین پائے گئےتهے پر جو جو رپورٹ که بالفعل زیر تجویز
ن اونسے اس بات کا شبهه پایا جاتا هی که جو جو دشواریان درجۀ اعلی
ي تعلیم و تربیت کے باب مین مسلمانون پر عائد هین اونکي بنا شاید
ارے طریقۀ تعلیم و تربیت کے ابتدائي درجون تک پائي جاتي هی
وسا یهه سمجها جاسکتا هی که جہان جہان هندوستاني یا اردو حروف
ن ملک کي معمولي دیسي زبان لکهي اور پڑهي جاتي هی وهان
دا اور نیچے درجے کے مکتبون مین جنکي بنا سرکار کي طرف سے ڈالي
ي هي یا سرکار جنکي تائید کرتي هی مسلمانون نے اپني اپني مناسب
بثیت و رتبه کو حاصل کیا هی * ممالک شمالي و مغربي اور صوبجات
هه و پنجاب کے نیچے اور درمیاني درجے کے مکتبون مین کل پر لحاظ
نے سے مسلمانون کي حاضري کم کیا بلکه اوس اندازہ سے زیادہ هی جو
له مسلمانان کل باشندونکے مقابل مین رکهتے هین * صوبۀ اودهه کے
تبون مین هندوئونکے مقابلے مین مسلمان طلبه کہین زاید هین گو پنجاب
ن کل باشندونکے شمار پر لحاظ کرکے منجمله في صدی ۵۳ مسلمان کے
صدي ۳۵ مسلمان طلبه سے زیادہ نہین هین * سواے اسکے ان سب

صوبون مین غریب مسلمانون کے لئے مکتب بہت سے ہین جنکی ترقی ایک حد معین تک ہوا کرتی ہی * سرکاری عہدہ دار لوگ ان مکتبون کی مدد کرتے ہین * اور تائید کے روپے ایسی شرطون پر دئے جاتے ہین جو مسلمان خواہ اور کسی فرقہ کے تعلیم کے موافق ہون اور تعلیم ابتدائی کا کل اُسلوب اسطرح پر قائم ہوا ہی کہ اوس سے مسلمانون کو کم سے کم ہندوئن کے برابر نفع پہنچتا ہی * مگر اِدھر دیکھئے تو جن صوبون مین مسلمان ایک جگھہ اور بکثرت نہین ہین اور جہان وہ زیادہ تر ایسی زبان مین بول چال کرتے ہین جو اکثر باشندونکی زبان نہین ہی یا جہان اونکی تعلیم ہرطرح سے الگ زبان مین اور بالکل علحدہ طریق کے مطابق ہوتی ہی وہان خاص انتظام جنکا وہان ہونا بلحاظ اِن حالات کے ضرور ہی ہمیشہ ظہور مین نہین آیا اور اونکے اوس مادہ کے دعاوی پر اکثر چار وناچار لحاظ نہین کیا گیا ہی — جہان مسلمان لوگ ایسی ایک دیسی بولی استعمال کرتے ہین جیسا کہ بنگالہ شرقی اور بمبئی کے حصون مین تو وہان وہ لوگ اورون کے ساتھہ ابتدائی تعلیم کے لیئے اون سرکاری مکتبون مین جو مبتدیون کے لئے ہی جاتے ہین مگر جہان اونکی مادری زبان بول چال اور لکھنے مین جدا ہی وہان کے لوگ اون مکتبون مین نہین جاسکتے ہین اور جون جون وہ لوگ اون اُصولون سے باہر نکلتے جاتے ہین جو کل تعلیمونکے لیئے عام ہین' خاص دشواریان جنکے باعث وہ لوگ ہمارے ضابطۂ تعلیمی سے باز رہتے ہین زیادہ تر قوی ہوتی جاتی ہین * بنگالہ مین پورب کے مسلمان لوگ جو بنگلہ بولتے ہین نیچے کے مکتبون مین بکثرت جاتے ہین مگر اوپر کے درجون مین پیروی علم مین ترقی کرنے سے سنہ ۱۸۷۱ع تک بہ سبب نرہنے کسی کافی انتظام در بارۂ تعلیم کے اوس طریقۂ خاص کے موافق جو اونکی رسم و رواج کے بموجب ضرور ہی کم و بیش باز رہا کئے ہین * تمام بلاد مغربی ہند اور صوبجات درمیانی ہند کے بعض حصے مین اور صوبۂ برار اور اکثر مدراس مین

اوسی طرحکی مشکل پیدا هوئی تهي اور خاطر خواہ دفع نهين کی گئي تهی سرکار جو روپي تعليم و تربيت مين صرف کرتي هی وہ به ضرورت کم هی اور دو عليحدہ قسم کے مکتبون کے خرچ کي سربراهی کے لئے کافي نهين هی * جس قدر روپي دستياب هوئے تهے وہ اون طبقون کے لوگون کے ليئے صرف مين آئے تهے جنکے احوال امور تعليم مين يکسان هين اور کثرت اور دولتمندي مين زيادہ اور سرکاري روپي کو اپنے کام مين لگانے کے سبب سے زيادہ خواهشمند هين *

۱۴ — مگر ظاهر کيا گيا هی که اعلی درجے کے مکتبون اور مدرسون اور يونيورسيٹيون مين مسلمانون کي غير حاضري يا پس پائي نهايت نمايان هی کل ريپورٹون مين اس بات پر اتفاق هی که همارا قاعدۂ تعليمي مسلمانون کو همارے طريقۂ تعليم کے اعلی درجون مين نه کهينچا اور نه اونکو اوس حد پر ثابت قدم رکها جس حد تک پهنچنے سے جيسا چاهئے علم حاصل هوسکتا هی اور جو نوجوانون کو سرکاري خدمتون مين نام و نشان پيدا کرنے اور مختلف پيشونکے اختيار کرنيکے لايق کر سکتا هی * کهانتک يهه کيفيت حال اوپر نرهنے ايک ايسے سلسله وار طريقۂ تعليم کے جو موافق حال مسلمانون کے هو اور جو نيچے کے درجے سے اوپر کے درجے تک پهنچے — اور کهان تک اوپر مسلمانون کي عام ناراضی کے اس بات مين که اونکے قديم طريقۂ تعليم کو دوسرے طريقے کے ساتهه جو حال کے رويون کے زيادہ تر موافق هو بدل ديوين محمول کيا جا سکتا هی اسکی تحقيق کرنی اس مقام مين ضرور نهين * يهه قياس کيا جا سکتا هی که اس زمانے مين مسلمانون کو دريافت هوتا جاتا هی که قديم راهون پر کهڑا رهنا مفيد نهين هي مگر اسکے ساتهه بهی اونکي روايتين اور اونکي طبعي تعصبات اونکو نئی کهلی هوئی راهون پر همت و جوانمردی کے ساتهه قدم دهرنے سے باز رکهتے هين کيونکه باوجود اسکے که همارے اعلی درجے کے مکتبون يا مدرسون يا يونيورسٹيون کي فهرستون مين مسلمانون کی تعداد کهين

خاطر خواہ نظر نہین آتي ھی برعکس اسکے یہہ بھي ھی کہ جن مدرسون مین خاص قدیم مسلماني قاعدہ جان بوجھکر قایم رکھاگیا ھی اور جہان اون زبانون اور علمون کے پڑھانے کي قید رکھي گئي ھی جو خاص اسلام سے متعلق ھین اونمین بھي معلوم ھوا کہ بہ تدریج مگر بہ مضبوطي غفلت آتي جاتي ھی * تو ھم شاید اسلئے اس بات کو فرض کرسکتے ھین کہ مسلمان لوگ اون فنون سے جنکے سکھانے کي گورنمنٹ انگریزي نے تجویز کي ھی اوس قدر ناراض نہین ھین جسقدر اون طریقون یا اسباب و سامان سے ناراض ھین جنکے ذریعے سے اون فنون کا سکھانا پیش کیا جاتا ھی پس اگر ایسا معلوم ھو کہ اون روایتون اور تامل و پس و پیش پر جو ھمارے مسلمان رعایا کو تعلیم و تربیت سے باز رکھنے کے باعث ھین بعض بعض مزاحمت اور بڑھہ گئي ھین جو خود ھمارے طریقۂ تعلیم و تربیت سے یعنے – خواہ استعمال سے ایسي ایک زبان کے جو مانوس نہین ھی یا ایسے اسباب کے جو طبیعت کے موافق نہین ھی – پیدا ھوتي ھین – تو صاف ظاھر ھی کہ جو دشواریان ھمارے طریقۂ تعلیم و تربیت کے فائدۂ عام بخشنے کے مانع ھین وہ دور ھونیکے قابل ھین *

۵ — اسلئے جناب محتشم الیہ باجلاس کونسل کو اون رپورٹون سے جو بالفعل اونکے حضور پیش ھین اس بات کے معلوم کرنے سے خوشي ھوئي کہ معقول کوششین اسبات مین ھو رھي ھین کہ تائید سرکار کي کمي بیشي کو جہانتک کہ چارہ سازي ممکن ھو گھٹا دیا جاے اور جہان کہین ھوسکے مسلمانونکو ھماري تعلیم و تربیت کے کل طریق مین عموم رعایا کے ساتہہ زیادہ تر برابر درجے مین جگہہ دي جاے *

۶ — سرکار نے مدارس مین بالفعل تعلیم و تربیت عام کے سررشتہ پر یہہ حکم صادر کیا ھی کہ جن مشہور مقامون مین مسلمان بکثرت ھین سررشتۂ مذکور اونکے لئے ابتدائي مکتب مقرر کرنے اور دوسرے مقامون مین مسلمانون کي جماعتین داخل کرنے مین جہان لایق

معلمون اور مناسب کتابون کے ذریعے سے اُردو زبان میں تعلیم دی جاسکتی ہی جلد تر تدبیرین عمل مین لائے * مدراس کی یونیورسٹی مین عربي و فارسي کو ایک خاص درجہ دیاگیا ہی اور اون زبانونمین کامل نکلنے کے صلے مین خاص انعام دئے جانے کي بات زیر تجویز ہی کیونکہ سینڈیکیٹ یعنے صاحبان جماعت سینیت فرماتے ہین کہ یہہ ایسا منصوبہ ہی کہ مسلمانون کے سردارونکو دعوت کي جاسکتي ہی کہ وہ اومین شریک ہون اور تائید کرین * سنہ ۱۸۷۱ع مین بمبئي کے صاحب ڈایرکٹر سررشتۂ تعلیمي نے یہہ ریپورٹ لکھہ بہیجا کہ وہ مالکي زبان کے مکتبون کے اوپر کي جماعتون کے لیئے اور انگریزي مکتبون اور اونچے درجے کے مکتبون کے لئے زبان فارسي کي تعلیم کے ایك طریقہ ٹھہرا دینے مین مشغول ہین جسکي ترتیب یون ہو کہ یونیورسٹي مین جہان درجۂ آرٹس حاصل کرنے کے لیئے عربي اور فارسي داخل ہوچکي ہي طلبہ فارسي پڑھنے کي استعداد پیدا کرسکین * سنہ ۱۸۷۰ع کو عربي و فارسي کا ایک مدرس الفنسٹن کالج مین مقرر ہوا تھا اور اب وہان کي گورنمنٹ اور صاحبان یونیورسٹي دونون ملکر گورنمنٹ ہند کے حضور یہہ سفارش کرتے ہین کہ عربي اور فارسي کے مدرس کا عہدہ یونیورسٹي مین مقرر ہو اور وہ اپني درخواست اس بنا پر قائم کرتے ہین کہ اوس احاطہ مین اون زبانون سے واقف ہونا مسلمانون کے لئے نہایت پر ضرور ہی * جناب محتشم الیہ باجلاس کونسل بھي اسبات پر اتفاق کرتے ہین کہ ویسے مدرسون کے عہدون کا مقرر کرنا قرین مصلحت ہی اور جو تدبیر اس بارے مین کي جاسے وہ بالتفات تمام سني جائیگي خصوصا جبکہ امید اس بات کي ہو کہ رعایا کي طرف سے بھی اومین تائید پہنچیگي *

۷ — بنگالے مین جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کي اب یہہ خواہش ہی کہ جو اسباب بالفعل موجود ہین اوسي کو بطور شایستہ انتظام اور ترتیب دیکر مسلمانون کي تعلیم کي جاسے * سنہ ۱۸۷۱ع کو

یہہ احکام صادر ہوئے تھے کہ معمولی مکتبون مین ایک خاص جماعت عربی اور فارسی مین تعلیم کرنے کے لیئے مقرر ہونا چاہئے جہان مسلمان طلبہ کی کثرت سے یہہ امر مناسب سمجھا جاے اور جہان وہ اسپر راضی ہون کہ سواے ان زبانون کے اون مکتبون کے معمولی درس مین بھی شامل ہوویں تا کہ دونون قسمون کی پڑھائی ہو * مدرسۂ عالیۂ کلکتہ کی تعلیم مین سر نو سے اصلاح اور مضبوطی کی جائیگی اور زر وقف محسنیہ جو اندنون ہوگلی کالج کے خرچ مین آتا ہی بنگالہ مین جہان کہین اوسکا صرف کیا جانا نہایت مفید معلوم ہو مسلمانون کے درمیان تعلیم و تربیت کے ترقی دینے اور پھیلانے مین صرف کیا جائیگا * علاوہ اسکے صاحبان یونیورسٹی کلکتہ نے سند ڈگری کے لیئے فارسی و عربی مین امتحان لیئے جانے کی تجویز کی ہی *

۸ — ممالک شمالی و مغربی اور پنجاب اور اودھہ مین سرکار کی طرف سے تعلیم و تربیت کا جو بندوبست اندنون جاری ہی وہ جیسا ہندون کے حق مین مفید ہی ویسا ہی مسلمانون کے حق مین بھی مفید ہوچکا ہی * لاہور مین ایک یونیورسٹی کالج موجود ہی اور خود مسلمانون کی بھی اورون کے ساتھہ یہی راے ہی کہ اونکی قوم کے لیئے تعلیم و تربیت کے باب مین جو کوئی خاص رعایت کی جاے اسکی ضرورت نہین ہی * ممالک شمالی و مغربی سے یہہ رپورٹ پہنچا ہی کہ مسلمانون کے علوم درسی کے نصاب کو پورے کرنے کی صرف اسیقدر ضرورت ہی کہ یونیورسٹی کے اعلی درجے کے امتحانون مین فارسی داخل کی جاے جیسا کہ ڈگری کے ماتحت کے کل امتحانونمین داخل کی گئی ہی * بنارس مین مسلمانون کی ایک نامی کمیٹی مین اونکے ہم مذہب لوگون کے درمیان اچھی طرحسے علم پھیلانے کے لیئے ایک انگلو اوریئنٹل کالج یعنی مدرسۂ علوم فرنگستانی و شرقستانی کے قایم کرنے کی تجویز ہو رہی ہی * اودھہ کے کینننگ کالج مین مسلمانون کے لیئے نصاب

تعلیمی پورا ہوا ہی * صوبجات درمیانی ہند اور میسور اور کورگ اور برار
مین یہہ ہدایت کی گئی ہی کہ جہان مسلمانون کی تعداد اسقدر ہو کہ
اوس سے ایک جماعت یا مکتب بن سکے وہان جماعت یا مکتب مقرر
ہوگا * جناب محتشم الیہ باجلاس کونسل یہہ تصور کرتے ہین کہ ان مقامون
اور تمام دوسرے صوبون مین جہان مسلمان کم ہین اور اکثر اون سب خرابیون
مین پڑے ہوئے ہین جو ایسے فرقہ پر آتی ہین جنکے ہم مذہب تہوڑے
ہین اور جنکو نہ دولت ہی نہ ثروت گورنمنٹ باحتیاط خاص اپنی
تشفی اسباب مین کریگی کہ مسلمانونکی تعلیم و تربیت کی تائید مین
کوششین بخوبی ہو رہی ہین دفتر سلطانی کے لوازمات مین سے ضرور تر
یہہ ہی کہ ابتدائی تعلیم و تربیت کے درجون مین جہان جہان کمی رہگئی
ہی اوسکی تلافی کرے اور ہندوستان کے مختلف طبقون کو اسطرحپر انتظام
دے کہ اون سب کی ترقی یکسان اور برابر ہوتی جاے *

۹ — درباب اون اصولون کے جنکے بموجب مسلمانونکی تعلیم و تربیت
تائیدی سرکار کی طرف سے ہونی چاہئے جناب محتشم الیہ باجلاس
کونسل کو اس مقام مین کچھہ فرمانا ضرور نہین کیونکہ معلوم ہی کہ
اون اصولونکو کل گورنمنٹون نے سمجہا ہی اور رعایا نے برضاے عام اور
سب سے زیادہ ہند کے نامی و گرامی مسلمان لوگون نے کشادہ دلی کے
ساتھہ قبول کیا ہی * سرکار کو صرف یہی چاہئے کہ اپنے سامان تعلیمی
اور تائید کو اسطرحپر کام مین لائے کہ اوسکی مقرری حد اور اصلی غرض
کی (یعنے اسبات کی کہ ہندوستان مین اصلی علم بخوبی رواج اور ترقی
پاے) کچھہ فرو گذاشت نہو اور ساتھہ اسکے وہ سب سامان و تائید رعایا
کے کل طبقون کے درمیان انکے مروج زبانون اور اونکی عادتون اور اونکے
خیالون کے ساتھہ بخوبی موافق ہون * جناب محتشم الیہ نہایت چاہتے
ہین کہ زبان یا رسم و رواج ملک مین اختلاف ہونے کی باعث رعایا کے
کسی طبقہ کے درمیان اس غرض کے حصول مین کچھہ روک ٹوک نہو

اور اسي نیت سے گورنمنٹ هندکي تمامتر خواهش یهه هی که مسلمانون (اور هندوون کے بهي) کل علمي زبان تعلیم کے اعلی فنون مین داخل هون اور یهه که یونیورسٹي کي ڈگریون کے امتحان مین زبانون کا ایک واجبي درجه قرار دیا جاے * خلاصه یهه که تعلیم و تربیت کے طریقهٔ حال کو اس باب مین اصلاح کرنے اور وسعت دینے کے لئے بغور تجویز کرکے جو درخواست کي جائیگي اوسے جناب محتشم الیه تمامتر التفات کے ساتهه ملاحظه فرمانے پر آماده اور مستعد هین * مسلمانون کے درمیان ملکي زبان کے فن ادب کي ایجاد کي جاے اسکا سنه ۱۸۷۱ ع کے قرار داد مین خاصة ذکر کیا گیا تها * مگر اس بات کے باور کرنے مین که ویسے فن ادب کے پیدا کرنے کي هنوز ضرورت هی یا نہین * جناب محتشم الیه باجلاس کونسل کو تامل هی * لوکل گورنمنٹین اس امرکي ضرورت اور امکان مین مختلف قسمون کي راے بتاتي هین اور کل پر لحاظ کرکے جناب محتشم الیه تصور کرتے هین که جس حد تک هم اسباب مین پہنچ چکے هین اوس سے آگے قدم دهرنے مین همکو احتیاط شرط هی * نہایت مناسب هی که اعلی درجے کے فنون کي درسي کتابون کا سلسله مقرر کیا جائے تاکه مسلمانون کي معتبر تصنیفون کے چهپکر مشتهر هونے مین تائید و ترغیب هو اور غیر زبانون کي تصنیفون کے بهتر ترجمه اور اصلي درسي تصنیفون کے صلےمین انعام دئے جائین مگر ایسي تصنیفات جو حقیقت مین فن ادب مین شمار کي جاسکتي هین اوسکي تائید خواه نخواه کم هوگي - اوس ضروري خرچ کے باعث جو همارے خزانے پر عام تعلیم و تربیت سے عائد هی اور بلحاظ اس بات کے که امتیاز واجبي اور نفع یقیني کو مد نظر رکهکر روپي کا انتخاب اور تقسیم کرنا دشوار هی *

۱۰ — جناب محتشم الیه باجلاس کونسل نے اب عموما اون تدبیرونکو جو مسلمانون کي تعلیم و تربیت کي تائید کے لئے کي گئي هین یا کي جاتي هین سرسري نظر سے ملاحظه فرمایا هی * جو کاغذات برٹش انڈیا

کے کل حصون سے پہنچکر محتشم الیہ کے حضور پیش ہین اونسے ظاہر ہوتا ہي کہ جناب لارڈ میو صاحب کے قرار داد کا جو کچھہ اصل مقصود تہا وہ حاصل ہوا (یعنے کل گورنمنٹون کو اون احتیاجون اور لوازمات کي طرف متوجہ کیا گیا جنکي طرف شاید قبل اسکے ہر جگہہ جیسا چاہئے توجہ نہین کي گئي تہي) ان سب احتیاجون اور لوازمات کو اب لوکل گورنمنٹون کي خبر گیري کے اعتماد پر چہوڑا جاسکتا ہي؟ سوپریم گورنمنٹ نے اسبات مین اپنی تشفي حاصل کرلي ہني کہ وہ اصول جنکے بموجب مسلمانون کی تعلیم کی تائید ہونی چاہئے بخوبی سمجھا گیا ہی مگر اس قسم مع تعلیم عام کے باقی سب اور قسمون کے حالات اور ترقي اور اثر پذیری اور دیگر تفصیلات ہر صوبہ کے احوال مقامي اور حاکمون کی نیک انتظامی اور رجوع آمدنی پر اکثر موقوف ہین *

صاحب سکریٹری گورنمنٹ ہند کی چٹھی مسلمانون کی تعلیم و تربیت کے باب مین *

جناب من ؟

مجہے ہدایت ہوئی ہی کہ آپکي چٹھي نمبر ۲۹۱۸ مورخہ ۱۷ اگست سنہ ۱۸۷۲ع کی رسید لکھون اور اوسکے اوس قدر حصہ کا جواب دون جس مین کلکتہ اور ہوگلي کے دو مدرسون کے سرنو سے انتظام و بندوبست کرنے کے باب مین تدبیرین پیش کي گئي ہین *

۲ — جن عام اصولون پر جناب نواب لفتننٹ گورنر بہادر چاہتے ہین کہ مسلمانون کے اعلی درجہ کي تعلیم و تربیت کي بخوبی ترقی کے لئے ان مدرسون کا انتظام و بندوبست کیا جاے وہ گورنمنٹ ہند کے نزدیک معقول نظر آتے ہین اور اون اصولون پر عمل کرکے کام کرنے مین جو دشواریان ہین سو ایسی نہین ہین کہ دور نکیجا سکین * جناب نواب گورنر جنرل

بہادر باجلاس کونسل دیکہتے ہین کہ جملہ اون صاحبون کی رایون مین
جنکو اوس مصلحت تعلیمی پر غور کرکے اوسکی تعیین کرنی پڑی ہی
کوئی اصلی اختلاف نہین ہی * اس امر پر دونون کمیٹیون نے جنمین
تجربہ‌کار اور صاحب لیاقت ہندوستانی اور اہل فرنگ لوگ شریک تہے
خوب غور و تامل کیا ہی اور سرکاری سررشتہ تعلیم مین بہی اس امر پر
بہت کچھہ مباحثہ ہوا ہی اور جناب نواب لفتننت گورنر بہادر نے بہی
اس امر مین کئی بار اپنی راي تحریر فرمائی ہی * اور سب لوگون نے
اس بات پر اتفاق کیا ہی کہ اُن مدرسون کی تائید کرنے مین گورنمنت
برطانیہ کی نیت یہہ ہی کہ مسلمانون‌کو اعلی درجے کی تعلیم و تربیت کا
اور اوس علم کا جو زندگی مین اونکے لئے بکارآمد ہو پورا حصہ جو اونکا
حق ہی بخشا جاے ؛ اور ساتھہ اسکے عربی اور فارسی کی تحصیل مین
جو اونکی ذاتی اور ملکی علوم ہین ہرج نہ پیدا ہو اور اسپر بہی اتفاق
راے ہی کہ ان غرضون کے موافق ہمارے طریقون کو بدلتے وقت ہمپر لازم
ہی کہ جہان تلک ممکن ہوسکے مسلمانون کے قدیم طریقۂ تعلیم‌کو اسطرحپر
نہ چھوڑین جو ناگوار ہو اور نہ اونکی علمی زبانون‌کی طرف بے توجہی
دکہائین * بلکہ برعکس اسکے مسلمانون کے حق مین اون علوم کی عظمت
و ضرورت ثابت ہی اور اونکے فوائد اصلی اس ملک مین فن ادب کی
تحصیل کے لئے مقرر اور یقینی ہین *

۳ — مگر سب لوگ جو اس امر کو بخوبی جانتے ہین وہ یہہ بہی
جانتے ہین کہ اسمین دشواری کس بات کی ہی * دشواری تو اسی مین
ہی کہ مسلمانون کے لئے اونکے علم ادب سے کتابین چنکر جنمین اکثر اونکے
مذہب کی باتین شامل ہین ایک ایسا نصاب تعلیم مقرر کیا چاہئے جو
صرف اُمور دنیوی سے متعلق ہو یعنے اُمور مذہبی سے خالی ہو کیونکہ
اسکے‌سوا اور کسی قسم کی تعلیم سرکاری مدرسون‌مین نہین ہوسکتی ہی *

۴ — لیکن جناب معتمد الیہ باجلاس کونسل‌کو یقین ہی کہ اس

مشکل کا دور کرنا ممکن هی یعنی ایسا ایک نصاب تعلیم مقرر کیا جاسکتا هی جس سے زبان عربي اور فارسي مین اور اون زبانون کے علم تواریخ اور فن ادب اور حکمت اور قواعد منطقي مین اور شرع اسلام کے اون حصون مین جو خاص نفع دنیوي سے متعلق هین تحصیل جاري رهسکتي هی بغیر اسکے کہ گورنمنت کو کسي خاص طریقۂ تعلیم مذهبی کے مدد کرنے پر آماده کیا جاے *

٥ — دونون مدرسون کے سر نو سے بندوبست کرنے کا جو منصوبہ ان اصولون کے احاطے کے اندر آرے اوسکے عمل مین لانے مین ابتدائي جو سامان چاهئے اوسکے منظور کرنے پر جناب محتشم الیہ باجلاس کونسل آماده هین * مدرسۂ کلکتہ کی نسبت یہہ سمجھا گیا هی کہ اوسمین نیچے درجے کا ایک انگلو پرشن ڈیپارٹمنٹ یعنی بہرۂ تعلیم انگریزي و فارسي رهیگا اور ساتهہ اسکے ایک اعلی بهره یعنی کالج ڈیپارٹمنٹ مسمی بہ انگلو عربی ڈیپارٹمنٹ یعنی بهرۂ تعلیم انگریزي و عربی هوگا جسمین اصل تعلیم عربی کی هوگي مگر اسکے ساتهہ ان دونون بهرون کے کل نصابون مین اول سے آخر تک اچهي انگریزي تعلیم کا ایک مناسب حصہ قائم رکها جائیگا * عربي و فارسي کے نصاب کي کتابون مین ذاتي زبان یا تواریخ یا فن ادب کا درس هوا کریگا * اس زمانے کے شرفاے اهل هند کي اولاد کے حق مین فارسي زبان نوشتخواند اور بول چال کے لئے نهایت مفید معلوم هوتا هی اور اوسکي ترقي کے لئے بے دریغ تائید کرني چاهئے * پهر همکو چاهئے کہ کالج مین نیک انتظامي برقرار رکهین اور اعلی درجے کے اخلاق اور نیک اطواریان قایم کرین * ظاهر هی کہ جملہ ان چیزون کا حاصل هونا اصل مین اوس شخص پر موقوف هی جو ان انتظامو نکے عمل مین لانے کے لئے مقرر هو تو جیسا کہ نواب لفتننت گورنر بهادر نے سپارش کي هی سب سے پہلے یهي چاهئے کہ ایک لائق اور قابل پرنسپل چنکر مقرر کیا جاے * اسلئے جناب محتشم الیہ منظور فرماتے هین کہ

مدرسۂ کلکتہ کا ایک پرنسپل اور سوپرنٹنڈنٹ کم سے کم السنۂ ایکہزار روپیہ ماہواری تنخواہ پر مقرر کیا جاے * اور ضرور ہی کہ وہ تعلیم انگریزی کے ائے اعلی درجہ تک مع عربی اور فارسی اور اُردو کی قابلیت رکھے اور اوسپر اسبات کا اعتماد کیا جاسکے کہ وہ گورنمنٹ کی تھہری ہوئی اور معلوم تدبیر کے مطابق ایک قاعدۂ معین پر نصاب تعلیم مقرر کرسکے * اور ایا اس پرنسپل کو اور اور مدرسون پر بھی دیدہ بانی کرنی پڑیگی یا نہین یہہ امر بعد اسکے فیصل کیا جائیگا *

۶ — ہوگلی کے مدرسہ کی صورت اور ہی * وہ بالفعل اوس کالج کا ایک جزؤ ہی جسکے خرچ کی سربراہی ایک مسلمان کی جایداد موقوفہ کی آمد سے ہوتی ہی اور سرکار کی غرض یہہ ہی کہ جن نیتون سے جایداد مذکور وقف کی گئی تھی وہ بکار آمد اور معقول طور پر پوری کی جائین * نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی تدبیر یہہ ہی کہ وقف مسندیہ کا زیادہ تر حصہ ہوگلی کالج سے جسکی ضرورت خاص اوس مقام مین نہو نکال لئے جاکر مسلمانون کی تعلیم و تربیت کی تایئد کرنے مین اور کہین بقدر حاجت صرف کیا جاے ' اور ہوگلی کالج کا جو اندنون خرچ ہی اوسکا اوسقدر حصہ جو اس وقف کے روپیہ کے نکال لینے سے کم ہو جائیگا اس صورت مین سرکار سے ملاکرے *

۷ — جناب محتشم الیہ باجلاس کونسل اس درخواست کو پسند فرماتے ہین اور سمجھتےہین کہ اس طرح کا کوئی انتظام وقف مسندیہ کی غرضون کے موافق اور مسلمانون کی تعلیم و تربیت کے باب مین عموما مفید ہوگا مگر وقف مسندیہ کے جو روپے اوسطرح پر نکال لیئے جائینگے اوسکے صرف کرنے مین جناب محتشم الیہ یہہ فرماتے ہین کہ کسی فرقہ کے خاص مکاتب یا مدرسہ مقرر کرنے کے باب مین ایسے ایسے اعتراضات معقول ہین کہ گورنمنٹ ہند اس امر کو ترجیح دیتی ہی کہ اس باب مین زیادہ کچھہ نکیا جاے گو یہہ بھی ثابت نہین ہی کہ جو کچھہ آگے

سے موجود ہین اونمین کچھہ فتور ڈالاجاے * مسٹر برنارڈ صاحب کی یادداشت سے اور اوسپر نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی جو راے ہی اوسکے ملاحظہ سے جناب محتشم الیہ باجلاس کونسل کو اسباتکی تحریک ہونیکا تصور ہوتا ہی کہ نئے نئے مدرسے قائم نکر کے چند چیدہ سرکاری مدرسون کو اونکے مسلمان طلبہ کی جانب زائید بخشی جاے * چنانچہ چاٹگام اور ڈھاکہ کے ہائی اسکول یا کالج مین جو ایک کثرت کے مسلمان باشندون کے درمیان واقع ہین عربی و فارسی کی بہت اچھی طرح تعلیم ہو اور جایگیر مشاہرہ و غیرہ کے ذریعہ سے مسلمانون کے حق مین تعلیم و تربیت ارزان ہوجاے یا کہ زر وقف محسنیہ کا ایک حصہ مسلمانون کے مکاتبون اور مدرسون کی سرکاری عطیات تائیدی مین بڑھایا جاے *

۸ — جناب محتشم الیہ باجلاس کونسل اوس منصوبہ کی تفصیلون کو جو اس اصول پر عمل مین آئے گورنمنٹ بنگالہ کے ہاتھہ سپرد کرتے ہین اور اونکے پورے ہوجانیپر صاحب بہادر اونکے ملاحظہ کے آرزومند ہونگے * روپے کی سربراہی کے بارے مین نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے لکہا ہی کہ اونکو امید ہی کہ گورنمنٹ ہند اونکی تدبیرون کے جاری ہونے مین کسیقدر تائید کریگی ' جناب محتشم الیہ باجلاس کونسل اقرار کرتے ہین کہ حالات پر نظر کرکے ایسی امید کی وجہ معقول ہی * اب یہہ بات فیصل پاچکی کہ وقف محسنیہ کی آمد کے ایک حصے کو خاص تعلیمی کامون مین لگانا ایک راست اور پر مصلحت تدبیر ہی * مگر ظاہر ہی کہ اس تدبیر سے بنگالہ مین عام تعلیم کے لیئے جو روپے ملتے ہین اوسمین اوسیقدر کی کمی ہو جائیگی اور اندنون بنگالہ مین تعلیم کی جو کیفیت ہی اوسپر نظر کرکے جناب محتشم الیہ نہین چاہتے ہین کہ صوبہ کے معمولی زر تعلیمی مین کچھہ کمی کی جاے * ان وجہون سے اور بالتخصیص سرجارج کیمپبل صاحب بہادر کے اس منصوبہ پر لحاظ کرکے کہ جہان کہین ضرورت ہو مسلمانون کی تعلیم و تربیت کی تائید کی

جاے جناب محتشم الیه باجلاس کونسل نے یهه ٹهہرایا هی که صوبه میں تعلیم کے لئے جو مقرري روپي هیں اونپر بنگاله کی نسبت اور سے پچاس هزار روپی بطور عطیه سالانه کے اضافه کردیا جاے * یهه عطیه سنه ۷۵ – ۱۸۷۴ سال محسوبه سررشته مال سے شروع هوگا اور اس درمیان میں جناب محتشم الیه باجلاس کونسل کو یقین هي که زر وقف محسنیه سے خاص کاموں کے لئے ایک حصے کے جدا کرالینے کا بندوبست پورا هوجائیگا*

۹ — جناب محتشم الیه باجلاس کونسل اب اون تین سوالون کا جواب جو آپکي چٹھي کے دفعه ۱۰ مین مندرج هین یون دے چکے یعنے اول سوال کا جواب یهه هی که هان مگر نئي نئي تعلیم گاهون کي ایجاد کئے جانے کے به نسبت گورنمنت هند اس امر کو ترجیح دیتي هی که جو مدرسے اب موجود هین اونہین کو قوت اور تائید بخشاجاے * دوسرے سوال کا جواب یهه هی که هان اور تیسرے سوال کے جواب مین زر وقف محسنیه کے خاص مصارف معین هونے سے تحویل مین جو کمي هوئی اوسکے پورے کرنے کے لیئے گورنمنت هند سے پچاس هزار روپی عطا کرتي هی *

جناب نواب لفتننت گورنر بہادر کے احکام درباب خرچ کرنے حاجی محمد محسن کے روپی کے اور قائم کرنے نئے مدرسون کے *

جناب نواب لفتننت گورنر بہادر ملاحظه فرماتے هین که کلکته کے سنسکرت کالج اور هندو اسکول کے سوا بنگاله کے تمام سرکاري اسکولون مین جیسے عیسائي اور هندو طلبه پڑهه سکتے هین اوسي طرح مسلمان طلبه بهي پڑهه سکتے هین اور کسي خاص قوم یا فرقه کے لئے سرکاري روپی سے جو خاص اسکول قائم کئے جاتےهین اس بارے مین ممدوح الیه نے اوپر کیے

لکھی ہوئي چھٹي مین اپنی ناراضي ظاهر کي هی گو جناب ممدوح کی یهه مرضی هی که بعض خاص حالتون مین مسلمانون کے لئے خاص جماعتین ' مقرر کي جائین * چنانچه اسکے بموجب جناب نواب لفتننت گورنر بہادر نے سنه ۱۸۷۱ع کو یهه هدایت کي تهي که اگر شرقي بنگاله یا خاص بنگله کے اور مقامون کے مکتبون مین مسلمان طلبه کي تعداد جو عربي و فارسي سیکها چاهین کافي هو تو خاص جماعتون مین ان زبانون کے سکهانے کا بندوبست کیا جاے * ممدوح الیه نے گورنمنٹ هند کے حضور اپنی راے یون پیش کي که اونکي خواهش هی که عموم مسلمانان بنگاله کو اونکي دیسي زبان مین جو بنگله هی اور جو بنگله حروف مین لکهي جاے اور جسمین کسیقدر فارسي الفاظ بهي ملے رهین تعلیم کي جاے اور مسلمانون سے جو لوگ علوم مغربي یعنی فرنگستاني سیکها چاهین اونکو عربي و فارسي مین ترجمه کرکے سکهلانے کے عوض انگریزي زبان مین یا دیسی زبان مین ترجمه کرکے سکها یا جاے مگر خاص خاص وقف کے مدرسون مین مسلمانون کو فارس اور عرب کي علمي زبانون کو اونهین کے طور پر سکهایا جاے جس سے اونکے مذهب کی ضرورتین مٹ جائین اور اونکے ایك واجبي تعلیم کے جو خیال هین وه مراد کو پهنچین اور علوم شرقي کے سیکهنے کي اصلي خواهش جن علوم کي تحصیل خود اونکي عظمت کي راه سے مقصود رهتي هی پوري هو *

۲ — اگرچه جناب نواب لفتننت گورنر بہادر نے یهه خیال کیا تها که سرکاري روپیے اوس مقدار سے زیاده جو اندنون صرف هوتا هی مسلمانون کے علیحده مدرسون اور مکتبون مین صرف هونا مناسب نهین هی مگر ممدوح الیه نے یهه بهي تصور فرمایا تها که محمد محسن هوگلوي کے وقف سے جسکا انتظام سرکار کی طرف سے هوتا هی خاص مسلمانون کی تعلیم کی ترقي کے لیئے ایك اچها وسیله حاصل هی اسلئے جناب نواب لفتننت گورنر بہادر نے گورنمنٹ اعلی مین ان رایون کے

پیش کرتے وقت درخواست کي کہ وقف محسنیہ کا اوس قدر حصہ جو تعلیم و تربیت کی غرضون کے لیئے مخصوص هی اون تدبیرون کے بکار آمد طور پر کام مین لانیکے لئے صرف کیا جاے جو تمام ملک بنگالہ کے مسلمانون کی ترقي تعلیم و تربیت کے بارے مین هوئي هین تاکہ هم وقف محسنیہ بابت تعلیم کے کل محاصل کو مسلمانونکي تعلیم و تربیت مین صرف کرنے پر قادر هوسکین اسلئے جناب نواب لفتننت گورنر بہادر نے گورنمنت هند سے یہہ استدعا کی کہ خاص زر عطیہ مرحمت هو جس سے جناب ممدوح حاجي محمد محسن کے روپي کو هوگلي کالج کے عام غرضون سے الگ کر لیکر اوسکے محاصل مسلمانون کے مدرسون کے اخراجات مین اون مقامون مین جہان مسلمان کثرت سے هین یعنے ڈهاکہ اور چاٹگام اور راجشاهی مین صرف کرسکین *

۳ — اب گورنمنت هند نے جناب نواب لفتننت گورنر بہادر کي رائیون اور منصوبون کو پسند اور منظور فرمایا هی اور گورنمنت موصوف نے بڑي فیاضي سے جسکا گورنمنت بنگالہ نہایت ممنون و مشکور هی غرض مذکور کے لیئے بنگالہ کے زرعطیہ تعلیمي پر پچاس هزار روپي سالانہ اضافہ فرمائے هین اس زر عطیہ مزید سے گورنمنت بنگالہ هوگلي کالج کو جیسا وہ بڑا اور عموما سب قوم کی تعلیم کے لیئے نامی اور سرسبز کالج هی اوسی حالت مین بجا اور برقرار رکهہ سکیگی * جناب معلی القاب نواب نائب السلطنت بہادر باجلاس کونسل نے یہہ بهی پسند اور منظور فرمایا هی کہ ایک عہدہ دار اهل یورپ کم سے کم ایک هزار روپی تنخواہ پر مدرسۂ عالیہ کلکتہ کا پرنسپل اور شاید بنگالے کے مدرسون کا سوپرنتنڈنٹ مقرر کیا جاے اور محتشم الیہ نے اپنی یہہ بهی خواهش ظاهر فرمائی هی کہ مسلمانون کے مدرسے یا بهرۂ تعلیم بنگالہ کے اون مقامون کے موجود کالجون اور هائی اسکولون مین ملادئے جائین جہان مسلمان باشندے کثرت سے هون *

۴ ــــ خاص مسلمانون کی تعلیم و تربیت کے لیئے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کے ہاتھہ میں جو روپی بالفعل موجود ہیں وہ یہہ ہیں

۱ ــــ مدرسۂ کلکتہ اور اوسکے علاقہ کے مکتبون کے لئے زر عطیہ ــمطابق حساب بجت متعلق تعلیم ..	[illegible]
۲ ــــ اوقاف محمد محسن متعلق تعلیم کي سالانہ آمد قریب	[illegible]
میزان کل	[illegible]

یہہ روپی جو اوپر لکھے گئے امور ذیل میں صرف ہونے چاہیئں *

اولا ــ مدرسۂ ہوگلی اور بورڈنگ ہوس یعنی مکان سکونت طلبہ کے اخراجات اورکالج یا اسکول کے پورے فیس جو اور طلبہ سے لئےجاتےہیں اور جو فیس مسلمان طلبہ داخل کرتےہیں انکے درمیان جو فصل یعنے کمی ہی اوسکا پورا کرنا ــ سنہ ۷۲ ــ ۱۸۷۳ میں مدرسۂ ہوگلی اور مکان سکونت طلبہ کے لئے ماسوا مشاہرہکي جاگیرون کے [illegible] پانچ ہزار روپی زر عطیہ ہیں * اوسے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر آیندہ مطابق اون منصوبونکے جو اور مدرسون کے لئے ٹھہرائیے گئے ہیں اور جنکا بیان ابہی آئیگا [illegible] سات ہزار روپی پر اضافہ کرینگے *

ثانیا ــــ مدرسۂ کلکتہ اور انگلو پرشن ڈیپارٹمنٹ یعنے بہرۂ تعلیم انگریزي و فارسی اور مکان سکونت طلبہ اور کلنگا کے برانچ اسکول کے اخراجات *

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو اسباتکی تشفی ہوئی ہی کہ بنگالہ کے مسلمان چاہتے ہیں کہ ہر چند اور اور مدرسے مقرر ہون پر مدرسۂ کلکتہ بہی ضرور بحال و برقرار رہے * مشاہرہ کی جاگیرون کو چہوڑ کر سنہ ۷۲ ــ ۱۸۷۳ع میں مدرسۂ کلکتہ اور اوسکے متعلق مکتبون کے لئے تخمینا [illegible] چونتیس ہزار پانسو روپی زر عطیہ مخصوص ہوئے تہے مگر

اسکول فیس سرکار کی مد جمع مین داخل ہوئے تھے * اب مدرسون کے لئے پرنسپل اور سوپرنٹنڈنٹ مقرر ہونے سے یہہ خرچ کہین بڑھ جائیگا اور اگر ضرورت ہو تو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اس تعلیم گاہ اور اوسکے متعلق مکتبون کے خرچ کے لئے پینتیس ؎۳۵ ہزار روپیے علاوہ زرفیس یعنی جملہ قریب للعہ؎ چالیس ہزار روپیے کے خاص کردینگے * مدرسۂ کلکتہ مین مدرسین و معاونین جس انتظام پر بالفعل مقرر ہین اوسکي نظر ثاني ضرور ہی * مدرسون کي تعداد بہت زیادہ نظر آتي ہی اور معاونون کي تنخواہ شاید کم ہی * ۸۰ یا ۹۰ عربي پڑھنے والون کے لئے علاوہ مدرس اول کے سات مولوي مقرر ہین حالانکہ بہرۂ انگریزي و فارسي مین ۳۲۰ طلبہ کے لئے سوا پروفیسر اور رزیڈنٹ منشي کے ۱۸ معلم مقرر ہین اسلئے صاحب ڈایرکٹر سررشتۂ تعلیم کو ہدایت ہوئي کہ اس انتظام کي نسبت ریپورٹ پیش کرین ؎۵۱ اکاون ہزار روپیے جو باقي رہینگے وہ مقام ڈھاکہ یا چاٹگام یا راجشاہي یا دیگر مقامون کے اون اضلاع مین جہان مسلمان کثرت سے بستے ہین مدرسون مین اور جاگیرون مین اور مسلمانون کی ترقی تعلیم و تربیت کے اور وسیلون مین صرف کئے جائینگے *

۵ — جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر تجویز فرماتے ہین کہ نئے مدرسون مین مسلمان طلبہ کے لیئے ایک بورڈنگ ہاؤس یعنی مکان سکونت اور پڑھنے کے چند کمرے اور مسلمان معلمون کی ایک جماعت مقرر ہونا چاہئے (جو عربی اور فارسي اور دوسرے فنون جنکے لیئے انگریزی جاننا ضرور نہین پڑھاینگے (اور بھی ایک معلم انگریزی سکھلانے کے لیئے بطور گھراو معلم کے مقرر رہیگا اون معلمون مین سے کم سے کم ایک معلم کو طلبہ کے مکان سکونت مین مفت رہنا ملیگا تاکہ وہ اون طالب العلمون کی جو وہان رہین خبرداری کرے * یہہ مدرسہ کالج یا ہائی اسکول کے متصل ہوگا اور مکان سکونت طلبہ اوسکے قریب ہوا کریگا اور جو

مسلمان طالب العلم پڑھنے میں اچھے اور خوش اطوار ہون اور اسکول" یا کالج میں پڑھین اونکے اسکول کے فیس کی دو تہائی اونکی طرف سے "مدرسه کے روپی سے دی جائیگی *

۶ — تمام شرقی اضلاع میں سے چاٹگام اور نواکھالی هی میں اون مسلمانون کی بڑی بستی هی جو تعلیم کے طالب هین اور اونہین میں سے کلکته اور هوگلی کے مدرسون میں طلبه آیا کرتے هین * راجشاهی بنگاله کے ایسے ایک حصے کے بیچ واقع هی جسکے باشندونمین سے قریب تین چوتهائی کے مسلمان هین * اور پهر ڈهاکه بهی اوس سے زیاده تر ایک نامی مرکز هی جسکے اطراف میں مسلمان بکثرت بستے هین * صاحب کمشنر نے سنه ۱۸۷۱ع میں یهه رپورٹ کیاتها که خواجه عبدالغنی سی° اس° آئی° اور دوسرے ذی مقدور مسلمان لوگ یهه چاهتے هین که ڈهاکه میں خاص مسلمانون کے لئے ایک مدرسه قایم هو جهان طلبه انگریزي یا عربی سیکهه سکین * وه درخواست کرنے والے خاص یهی کہتے هین که اس مدرسه مین وه نہین چاهتے که بنگله یا هندوستانی پڑهائی جاے کیونکه اونکے لڑکے گهر پر ان زبانون کو بطور کافي سیکهه لیتے هین * وه درخواست کرنے والے بتاکید اسی کے خواهان هین که ڈهاکه کے مدرسے کا پرنسپل ایک عربی و فارسی دان اهل فرنگ مقرر هو * اور صاحب کمشنر نے سنه ۱۸۷۱ع مین یهه رپورٹ کیا تها که ڈهاکه مین مدرسه قایم کرنے کے لئے ایک قطعه زمین دي جاے اور غالب که پیچهے چلکے دولتمند مسلمان لوگ اس تعلیم گاه کے خرچ کے لیئے کچهه کچهه بطور وقف دینے مین اماده هون *

۷ — اگر ڈهاکه کے مسلمان رئیس لوگ اونکے اپنے ایک علحده مدرسهٔ کے لیئے روپي دین تو اونکي هر طرح سے تائید کي جائیگي اور عطیهٔ مدرسهٔ محسنیه اونکي تحویل کے روپیے مین ملا دیا جائیگا مگر اب اس گفتگو کو ایک طرف چهوڑ کر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر

كي بالفعل يهه راے هى كه علاوه مدرسهٔ هوگلي كے ڈهاكه اور چاٹگام اور راجشاهي مين مدرسون كا قائم هونا نهايت مناسب هى جهان يهه سامان هو *

(الف) ايك بورڈنگ هاؤس يعني مكان سكونت طلبه ساتهه دو تين پڑهنے كے كمرون كے اور ديسي وضع كا ايك معقول مكان ريزيڈنٹ ٹيچر يعني معلم مقيم كے رهنے كے لئے *

(ب) ايك سوپرنٹنڈنٹ جسكي تنخواه	سالانه
مار روپي اور غايت ترقي مارعــه تك	سعــسا/ا
معلم اول كي تنخواه معــه روپيا اورغايت ترقي ايك مار روپي تك	الــسعــه
مدرس دوم كي تنخواه للعــه روپي اور غايت ترقي ســه روپي تك	سماللعــه
اخراجات اتفاقي اورانعام فى ماه ماعــه روپي	الــسا/عاللعــه
بورڈنگ هاؤس كے نوكر چاكر كي تنخواه اور طلبه كي خوراكي كي تائيد كے ليئے مار روپي	الــسار
جمله سالانه معــسا	

ڈهاكه كے لئے زياده مشاهره كے عهده دار لوگ مقرر هوسكينگے مثلا ايك سوپرنٹنڈنٹ ساڑهے تين سو سماعــه روپى ماهوارى تنخواه پر مقرر هوسكيگا اور سالانه دس هزار عــسا روپى بطور عطيه دئيے جاسكينگے * يهه سوپرنٹنڈنٹ بشرط امكان مسلمان هوگا جو انگريزى اور عربى خواه فارسي جانتا هو اور جسكو فقه پڑهانےكى استعداد هو * مدرسے كى عمارتكو كالج يا هائىاسكول يا ضلع اسكول كے قريب جهان تك ممكن هو هونا چاهئے * جو طالب العلم بورڈنگ هاؤس مين رهتے هون يا اور مسلمان طلبه جنكو ارباب كميٹي اجازت دين كالج يا اسكول كے انگريزى يا قانون يا مساحت يا علوم و غيره كي جماعتون مين معمولى فيسكى ايك تهائى ديكر پڑهه سكينگے

اور باقی دو تہائیان تحویل محسنیہ سے ادا ہونگی * ہر مدرسہ ایک خاص کمیٹی کے یا عام ضلع اسکول کی کمیٹی کا جو خاص سب کمیٹی ہو اوسکے زیر انتظام رہا کریگا * وہ کمیٹی یا سب کمیٹی صاحبان اہل اسلام اور اہل فرنگ سے مرکب ہوگی اور اوس مقام کے مدرسہ کا سوپرنٹنڈنٹ ایک ممبر ہوگا اور وہ سکریٹری بھی ہوسکیگا * اور ڈھاکہ اور ہوگلی میں کالج کا پرنسپل کمیٹی مذکور کا ایک ممبر ہوگا * مدرسون کی عمارتون کا خرچہ قریب ۹۰۰۰۰ نوے ہزار روپے زر فاضل سے جو بزر نقد تحویل محسنیہ کے متولیون کے ہاتھون میں بالفعل موجود ہی دیا جائیگا *

۸ — جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر مسلمانون کے علم ادب یا فقہ کی کتابون کا کوئی نصاب جو مدرسون میں پڑھایا جائیگا بالفعل مقرر نہیں فرماتے ہیں جناب ممدوح ان تفصیلونکا تصفیہ اوس مقام کے سوپرنٹنڈنٹ اور کمیٹی کی تجویز پر چھوڑتے ہیں — یہہ لوگ نصاب باہتمام و نگرانی سوپرنٹنڈنٹ مدارس ٹھہرا دیوینگے * جناب ممدوح کی عموماً یہہ راے ہی کہ مدرسون میں اوس قدر فارسی اور عربی اور اوسقدر معقول مقدار فقہ اور علم ادب کا پڑھایا جاے جو طلبہ سیکھا چاہیں اور اون مدرسون کے طالب العلمون میں سے جو لوگ معمولی نصاب انگریزی کا پڑھنا اور حکمت طبیعی کا سیکھنا اختیار کریں اونکو ان چیزون کے حصول کے لیئے خاص سہولتیں بخشی جائیں *

۹ — اکثر یہہ بات گذارش کی گئی ہی کہ بنگالہ کے جو اچھے مسلمان ہیں وہ اکثر کم استطاعت ہواکرتے ہیں * جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اس امرکو سمجھتے ہیں اور جناب ممدوح اور ایک مبلغ زاید یعنی ۷۰۰۰۰ ستر ہزار روپے جدا کرتے ہیں تاکہ وہ بحساب سالانہ اٹھہ سی روپے کے اون اضلاع کے مکتبون میں جنکے نام حاشیہ (†) میں مندرج

(†) جسر - رنگپور - پبنہ - فرید پور - باقر گنج - میمنسنگہ - تپرہ - نواکھالی - سلہٹ *

هین اخراجات مصرحۂذیل کے لیئے خاص کئے جائین - یعنی کچھہ ان روپئیون مین سے اچھے مسلمان طلبہ کی جو ان مکتبون مین برابر حاضر ہوا کرین دوتہائی اسکول فیس دی جاوے اور باقی عربی و فارسی معلم کی تنخواہ کے ایک حصے مین صرف کیا جاے * اس امر کے تصفیہ مین کہ یہہ عطیات کن کن کامون مین صرف کئے جائینگے ضلع اسکول کمیٹیون کے مسلمان ممبرون کی رایون کا زیادہ تر اعتبار ہوگا * اور سے آٹھہ ہزار روپے جدا رکھے جائینگے تاکہ مدرسہ کے جو اچھے طلبہ پریزیڈنسی کالج یا ہوگلی کالج یا ڈھاکہ کالج یا کالج کے تابع اسکولون یا اور اسکولون مین جنکے قریب مدرسہ واقع ہون پڑھنے کو جائین اونکے کالج یا اسکول فیس کی دوتہائی اوس سے ادا کی جاوے *

۱۰ — پھر مبلغ للعہ گیارہ ہزار آٹھہ سو روپے باقی رہینگے جس سے مختلف اخراجات جو ضروری نظر آئین انجام پائینگے اور خصوصا جاگیرات محسنیہ دی جاینگی * جتنی جاگیرین کلکتہ اور ہوگلی کے مدرسون مین طلبہ کو اب ملتی ہین وہ سب بحال رہینگی * کتنی اور کس مقدار روپے کی اور کس مدت تک کی جاگیرین دی جائینگی ان امور کو نئے مدرسے قایم ہوتے ہی ٹھہرادیا جائیگا * مگر سب لوگون کی بھلائی کے لیئے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہہ تصور فرماتے ہین کہ روپے کا ایک بڑا مقدار ان مسلمان طلبہ کی تائید مین صرف ہو جو انگریزی سیکھین اور کتب انگریزی اور علوم طبیعی پڑھکر فروغ پیدا کرین * عموما جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہہ فرماتے ہین کہ چار چار یا پانچ پانچ روپے کی جاگیرین ضلع کے اسکولون مین اور پندرہ پندرہ اور بیس بیس روپے کی جاگیرین معمولی یا خاص کالجون مین یا سویل سرویس کلاسون مین مقررہ کی جائین * اور غالبا ایک جاگیر محسنیہ السنہ ایک ہزار روپے سالانہ کی جو ولایت انگلنڈ مین ملا کریگی ان مسلمان متعلمون کے لیئے

جنہون نے انگریزي مین استعداد معقول حاصل کیاهو تجویز کي جاے ؛

۱۱ — انتظام مرقوم الفوق کا کل سالانه خرچه یهه هوگا *

	خرچه سالانه
مدرسۂ کلکته وغیره	صـــہ
مدرسۂ ڈهاکه	عـــہ
تینون مدرسون کے متعلقین اور بورڈنگ‌هاؤس	لعـــہ
اور اور مختلف اخراجات جنمین جاگیرین داخل هین	لعـــہ ۱۱
نو ضلع کے اسکولون مین مسلمانونکي تعلیم و تربیت کے لئے زر مخصوص	معـــہ ۸
زر مخصوص واسطے ادا کرنیے دو تہائي فیس اون طلبۂ مدرسه کے جو پریزیڈنسي کالج یا ہوگلي کالج یا کالج کے تابع اسکولون مین یا راجشاهي یا چاٹگام کے اسکولون مین یا قانون کي جماعتون مین پڑهنے کو جائین *	معـــہ
جمله	لعـــہ
دفعه ۱۴ مرقوم الفوق کے بموجب جو روپي ملسکتے هین	لعـــہ

۱۲ — جناب نواب لفتننٹ گورنر بهادر کو امید هی که مسلمان دولتمند اور فیاض دل لوگ جنمین سے بہت شرقی بنگاله مین موجود هین — نئے مدرسون کي تائید مین جو مقرر هونیے والے هین کبهي نه کبهي مستعد هونگے اور اسکالر شیپ یعني مشاهره کي جاگیرین وغیره عطاکرینگے * اور صاحب کمیشنر ڈهاکه سے کہا جائیگا که سنه ۱۸۷۱ع مین جن جن صاحبون نے درخواست کی تهی اونکو لکهه بهیجکر تحقیق اس امر کي کرین که وه کسقدر تائید کیا چاهتے هین * جو روپی جناب نواب لفتننٹ

گورنر بہادر کے اختیار میں ہیں اوس سے ڈھاکہ کے مدرسے کے لئے ایک قابل پرنسپل اہل یورپ مقرر نہیں ہوسکتا پر اگر درخواست کرنے والے اب بھی چاہتے ہیں کہ ڈھاکہ کے مدرسہ کے لئے اوس طرح کا ایک پرنسپل ہو اور سے چھہ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی ذمہ داری اپنے اوپر لیں توجناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر اونکی خواہش پوری کرسکتے ہیں *

۱۳ — جو جو انتظام کہ بالفعل تجویز ہوئی ہی اوسمیں مسلمانوں کی ابتدائی مکتبوں کی تائید کے لئے کچھہ روپیہ جدا نہیں رکہے گئے *

جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو بڑی امید ہی کہ ابتدائی مکتبوں کی نسبت جو احکام صادر ہوئے ہیں اونکے بموجب ہر ضلع کے عہدہ دار کی کوششوں سے اضلاع شرقیہ کے بہت سے ابتدائی مکتبوں میں مسلمان طلبہ اور معلم موجود رہینگے * اگر ایسا ہو اور مکتب کے بہت سے لڑکے مسلمان ہوں تو جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کو یہہ توقع ہی کہ رفتہ رفتہ ضلع کے عہدہ دار لوگ مسلمان ڈپوٹی انسپکٹر اور سب ڈپوٹی انسپکٹر اون ضلعوں میں جہاں مسلمان بہت سے ہیں مقرر کرسکینگے بالفعل مسلمان انسپکٹر بنگالہ میں شاذ و نادر ہیں *

۱۴ — اوس قاعدے کی رعایت سے کہ سرکار کسی فریق خاص کے لئے روپیہ الگ نہیں دے سکتی ہی جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے یہہ تجویز نہیں کی ۔ کہ گرانٹ ان ایڈ (یعنی عطائے سرکار واسطے تائید مکاتب) کی تحویل سے یا اسکالرشپ یعنی جاگیر کی تحویل سے یا ابتدائی مکاتب کے زر عطیہ سے کچھہ روپیہ خاص مسلمانوں کی تعلیم کے لئے الگ رکہے جائیں * بالفعل جو روپیہ مسلمانوں کی تعلیم کے لئے دئے جاتے ہیں وہ خاص زر وقف محسنیہ سے اور اوس زر عطیہ سے ملتے ہیں جو گذشتہ صدی کے اخیر میں کلکتہ کے مدرسہ کے لئے عطا ہوئے تھے * جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر یہہ امید اور توقع رکھتے ہیں کہ بہت جلد مسلمان لوگ عام جاگیر اور درست نفع تعلیمی میں جو گورنمنٹ

سے اون ضلعون مین جہان مسلمان بہت بستے هین مرحمت هوئي هی بہرۂ کافي حاصل کرینگے * گذشته رپورٹ سررشتۂ تعلیمي کے ملاحظه سے جناب ممدوح بہت خوش هوئے که مسلمان لوگ اب بنگالۂ شرقي کے ضلع کے مکتبون مین آهسته آهسته اوپر کي جماعت مین ترقي کرتے جاتے هین * جناب ممدوح نے حال مین یہه سنا هی که حال کے بی۰ اے۰ کے امتحان مین ایک مسلمان طالب العلم هوگلي کالج کا سبسے پہلا نکلا * اور جناب ممدوح نے یہه بهي ملاحظه فرمایا هی که پٹنا کے ضلع مین پاٹ شاله کے امتحان مین ایک مسلمان کے لڑکے کا نمبر سب سے زیاده هوا *

۱۵ — مدرسے کے نئے پرنسپل کے عہدے کے واسطے کس قسم کا آدمي چاهئے اوسکي نسبت جناب نواب لفتننٹ گورنر بہادر کي راے خلاصه مرقوم الذیل مین لکهي هوئي هی *

,, جناب نواب لفتننٹ گورنر بہادر کلکتے کے مدرسه کے پرنسپل اور مدارس بنگاله کے سوپرنٹنڈنٹ کے عہدے پر ایک صاحب اهل فرنگ کو بمشاهره ایک السة هزار روپیہ ماهواری مقرر فرمائینگے جو تحویل مدسفیه سے دیاجائیگا * وه صاحب عربي اور فارسي مین لائق هونگے تاکه طلبه کي همدردي کرین اور اونکے پڑهنے کے طریقے بتلائین مگر جناب ممدوح یہه تجویز نہین کرتے که اون زبانون کا پڑهانا اونکا اصل لوازم خدمت مین سے هو * مگر یہه نہایت ضرور هی که اونکو یہه لیاقت هو که مسلمانون کو علوم و فنون یورپ کے سیکهنے کی هدایت کرسکین اور مدرسۂ کلکته مین ضروري فنون انگریزي کو خود سکها سکین * اور نہایت ضرور هی بلکه عربي اور فارسی داني سے بهي زیاده تر ضرور هی که وه ایسے شخص هون که اوکون کي هدایت اور تادیب کرسکین اور اونکا مزاج ایسا هو که ملکی لوگون کے ساتهه راه و رسم پیدا اور اونکي دوستي اور الفت حاصل کرسکین،، *

۱۶ — صاحبان کمیشنر ڈهاکه اور راجشاهي اور چاٹگام سے یہه

استدعا ہی کہ فورا کمیٹی مقرر کرین جسمین صاحب مجسٹریٹ ا
ڈسٹرکٹ انجنیر اور دو یا تین ذي علم مسلمان اور اوسمقام کے کالج
اسکول کے معتبر عہدہ دار ممبر ہون تاکہ وہ لوگ اس منصوبہ کی تج
کرین کہ اسکول یاکالج کے سامہنے مدرسہ کے لئے کوئی عمارت مول لیجا
یاتعمیر کي جاے جسمین دو یا تین پڑھنے کے کمرے ہون اور کم سے
تیس ۳۰ طالب العلم کی شب و روز رہنے کی جگہہ ہو اور اوسمہ
سوپرنٹنڈنٹ مقیم کے رہنے کا مکان بھی ہو * اور کل باہر کا خرچہ
مدرسہ پچیس ہزار روپیہ سے زیادہ نہو * صاحبان کمیٹی اسبات کتح
بہتر کرسکینگے کہ کس قسم کي عمارت مول لینی یا تعمیر کرنی مصلح
ہی اور اون قسمتون کے صاحبان کمیشنر اس غرض سے کہ عام مسلما
لوگ اس امر مین شریک ہون جس قسم کی تدبیر مناسب سمج
کرینگے خواہ عام مجلس مقرر کرکے مسلمانون کو آگاہ کرین یا اور ک
صورت ٹہہرائین *

* تمام شد *

~~۳۹~~

۱۳۵۶